خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴

فون: ۲۲۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲۶ منگل ۵۔ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ۱۱۔ اخاء ۱۳۷۳ ہش ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبر کی مختلف قسمیں ہیں جو نیکیوں سے محروم کردیتی ہیں

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کردیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔ مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہو گئی یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی ان ہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ بیمار اور محجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کر سکتا۔ سنت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا ہے اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔ یہ طریق استجابت دعا کا رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۰۰)

نادان ابتلاؤں سے گھبرا جاتے ہیں۔ مگر خدا کے پیاروں کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

نادان ہیں وہ لوگ جو (-) ابتلاؤں کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم پر بہت بڑا بوجھ پڑ گیا ہے اور ہمیں بڑے چندے دینے پڑتے ہیں۔ انہیں تو چاہئے کہ ایسے وقت میں پہلے سے زیادہ ہمت اور کوشش سے کام لیں۔ کیونکہ جو زیادہ مشکلات کے دن ہوتے ہیں ان میں زیادہ ہمت سے کام کرنا پڑتا ہے۔ دیکھو جب کوئی زیادہ بیمار ہو جاتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ دوا کھانا ہی چھوڑ دیتا یا احتیاط کرنا ہی ترک کر دیتا ہے۔ بلکہ اس وقت خاص طور پر وہ دوا استعمال کرتا اور خاص احتیاط کرتا ہے۔ دنیا کے تمام معاملات میں یہی دیکھا جاتا ہے۔ پس جب بڑی مشکلات کے وقت ہمت بڑھا دی جاتی ہے۔ اور زیادہ بیماری کے وقت علاج پر خاص زور دیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ان دینی مشکلات کے وقت زیادہ ہمت سے کام نہ لیا جائے اور اس سے بڑھ کر طاقت اور جرأت نہ دکھائی جائے جو پہلے دکھاتے تھے۔ اگر بعض لوگوں کا ارتداد یا بعض لوگوں کی سستی (-) المال اور دیگر صیغہ جات میں آمدنی کی کمی کا باعث ہوئی ہے تو چاہئے تمہاری ہمت اور بھی زیادہ بڑھ جائے کہ اور بوجھ آپڑا ہے۔ اس لئے پہلے کی نسبت حوصلے اور دل اور وسیع کرنے چاہئیں نہ یہ کریں کہ جس وقت مشکل زیادہ آپڑے تو ہمت کم کر دیں۔

یہی وقت ایمان کو تازہ کرنے کا ہے۔ کیونکہ جب انسان دیکھتا ہے کہ باوجود ہر قسم کے سامان کے مخالف ہونے کے پھر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے ساتھ ہے تو اس کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ کیا چیز تھی جس نے صحابہ کرامؓ کے ایمان کو ایسا مضبوط کر دیا تھا کہ کوئی بڑی سے بڑی مصیبت اور تکلیف انہیں متزلزل نہیں کر سکتی تھی۔ یہی کہ وہ دیکھتے تھے کہ ہر مصیبت اور ہر مشکل میں جو ہمیں پیش آتی ہے اس میں خدا کی نصرت زیادہ سے زیادہ ہی دیکھی جاتی ہے۔ یہی باعث تھا کہ جب احزاب میں لشکر جمع ہو کر آیا تو انہوں نے سمجھا کہ رسول ﷺ کی پیشگوئی کا ایک حصہ تو پورا ہو گیا ہے اب دوسرا حصہ بھی پورا ہو گا۔ جو یہ ہے کہ لشکر ناکام اور نامراد ہو کر بھاگ جائے گا۔ گویا دشمن کا آنا بھی ان کے لئے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوا اور جانا بھی۔ اور ہر حالت میں ان کے لئے ایمان کی زیادتی تھی یہی حال خدا کے پیارے بندوں کا ہوتا ہے۔

(از خطبہ ۲۵۔ اگست ۱۹۱۶ء)

کوشش کریں کہ الفضل انٹرنیشنل آپ کو دستیاب ہو سکے۔ اس پرچہ میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے خطبات کا پورا متن شائع ہوتا ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔

نمایاں کامیابی

مکرم یاسر اقبال سیفی صاحب ابن مکرم محمد اقبال سیفی صاحب کراچی سے تحریر کرتے ہیں:-

پیارے اباجی (نسیم سیفی)

امید ہے آپ سب خیریت سے ہونگے۔ ہم بھی یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت و عافیت سے ہیں۔

اس سے پہلے امی اور ابو نے آپ کو فون پر میری نمایاں کامیابی کی خوشخبری سنادی تھی۔ اتنے دنوں سے میں خود بھی آپ کو لکھنے کا سوچ رہا تھا۔ مگر باوجود کوشش کے جلدی نہ لکھ سکا کیونکہ کالج میں ایڈمیشن کی وجہ سے کچھ مصروفیت تھی۔ اس کے لئے میں معذرت چاہتا ہوں۔ میں اس خط کے ساتھ اخبار کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھجوا رہا ہوں جس میں میری کامیابی کی خبر چھپی ہے۔ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور آپ سب کی دعائیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا۔ میرا خیال تھا کہ آپ خود اپنی طرف سے الفضل اخبار میں اعلان کریں گے اور میں اس نمایاں کامیابی کے اعلان کا منتظر رہا۔ مجھے آپ کا پیغام ملا ہے کہ میں خود اپنے ہاتھ سے یہ اعلان لکھوں اور آپ کو بھیجوں۔

میری طرف سے الفضل میں یہ اعلان کروا دیں کہ میں نے اس سال میٹرک کے امتحان میں کل ۸۵۰ میں سے ۷۷۶ نمبر یعنی ۹۱.۲۹% مارکس حاصل کر کے پورے کراچی بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اس کو میرے لئے مبارک کرے اور مجھے صحیح معنوں میں اپنی جماعت کا خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور آئندہ بھی ایسی ہی کامیابیوں سے سرفراز کرتا رہے۔

میں نے آج سے کالج جانا شروع کر دیا ہے۔ دعا کریں کے میرا کالج جانا بھی بابرکت ہو۔ اور ہمیشہ خدا کی نصرت و تائید میرے شامل حال رہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۔ اخاء۔ ۱۳۷۳ ھش ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

تحریکِ جدید۔ ایک رویّہ

تحریکِ جدید ایک ایسی سکیم ہے جسے زندگی بسر کرنے کا ایک رویّہ اور ایک زاویہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ انسان یہ رویہ پیدا کرلے اور اس زاویہ کے مختلف عوامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے زندگی گذارے تو اس کی اپنی زندگی بھی سنور جاتی ہے اور اس کا ماحول بھی نکھر جاتا ہے۔ اگرچہ مطالبے تو کئی ہیں کم از کم ۲۷۔ لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو دو تین مطالبات ہی کی تفصیل سامنے آتی ہے۔ اپنے آپ کو اس سکیم کے مطابق ڈھالنے کے لئے سادگی کی ضرورت ہے۔ سادگی کھانے پینے میں 'لباس میں' زیور وغیرہ میں اور دیگر ایسی ہی باتوں میں جہاں بلاوجہ روپیہ خرچ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہوتا۔ اس میں شادی بیاہ کی رسوم اور اس کے اخراجات بھی آتے ہیں۔ سینما تماشے سے پرہیز بھی آتا ہے اور اسی طرح روپے کو بچا کر امانت فنڈ میں رکھا جاسکتا ہے۔ اور اسے دعوت الی اللہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جو لوگ دینی فرائض کی ادائیگی میں معروف ہیں ان کی ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں۔ یہ سب باتیں روپے پیسے سے تعلق رکھتی ہیں۔ روپیہ پیسہ بچایا جائے اور اسے دین کی خاطر خرچ کیا جائے۔ وقفِ زندگی کا مطالبہ ہے تو اس کی بھی کئی شقیں ہیں۔ آپ ساری زندگی وقف کرسکتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے آپ ایسا نہیں کرسکتے تو اپنے فارغ وقت کو دین کی خدمت میں لگائیے۔ آپ کہیں ملازم ہیں تو جو رخصتیں آپ کو ملتی ہیں ان کو اس سکیم کے ماتحت استعمال کیجئے۔ اپنے بچوں کو وقف کیجئے اور دوسروں کو بھی وقف پر آمادہ کیجئے گویا کہ روپے پیسے کو بچانے کے بعد دوسرا مطالبہ جس کی کئی شقیں سامنے آتی ہیں وہ وقت کا وقف ہے۔ تھوڑا سا وقت۔ زیادہ جتنا بھی ہوسکے یا ساری زندگی ہی۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ اگر آپ ملازم ہیں تو رخصتیں وقف کیجئے۔ آپ نے پنشن لے لی ہے تو زندگی کا باقی حصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کردیجئے۔ تیسری بات جس کی کئی شقیں سامنے آتی ہیں وہ ہاتھ سے کام کرنا ہے اور چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی کراہت کی نظر سے نہیں دیکھنا۔ کام اپنا بھی کرنا ہے اور دوسروں کا بھی۔ جو لوگ اپنا کام کرنے کے اہل نہیں ہیں بیمار ہیں بوڑھے ہیں ان کا کام کیجئے۔ یہ ہاتھ سے کام کرنے کی مختلف شقیں ہیں۔ اگر کسی کے پاس روپیہ پیسہ بھی نہیں ہے اور وہ کوئی اور کام بھی کرنے کے قابل نہیں ہے یعنی بیمار ہے معذور ہے تو وہ دعا ہی کرے۔ ہماری زندگی میں دعا کا عنصر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جو شخص کام کر رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

آپ نے دیکھا کہ تین چار باتیں ہیں جن کی تفصیلات وقف کے تمام مطالبات پر حاوی ہیں۔ پس آپ یہ بات یاد رکھیں کہ تحریکِ جدید ایک رویّے کا نام ہے۔ کم خرچ کرکے پیسہ بچایا جائے اور وہ دین کے لئے خرچ کیا جائے۔ ہر وہ وقت جس میں آپ اپنے آپ کو فارغ سمجھتے ہیں وہ بھی دین ہی کو دے دیا جائے۔ اس میں ساری زندگی بھی آتی ہے۔ رخصتیں بھی آتی ہیں۔ پنشن کے بعد کا وقت بھی آتا ہے گویا کہ اگر ہم یہ رویہ اپنالیں کہ ہم خدا ہی کے ہیں اور ہمیں ہر ممکن طریق پر خدا ہی کے دین کی خدمت کرنی ہے تو ہمارے اس عمل کا دوسرا نام تحریکِ جدید ہوگا۔ آپ اس پر غور بھی کریں اور عمل بھی کریں۔

جاگتا ہوں کہ یہ سپنا ہے مرا
جو بھی کرتا ہوں وہ جپنا ہے مرا
ہر رہ و رسم چھٹی ہے مجھ سے
اب یہ انداز بھی اپنا ہے مرا

ابو الاقبال

○

اک نو بنو حیات مجھے آج ملی ہے
دل میرا بے نیازِ غمِ مردہ دلی ہے

کہنہ جہاں نہیں ہے' نیا ہے جہاں مرا
میری زمیں نئی ہے نیا آسماں مرا

میرا چمن ہوا ہے بہاروں سے آشنا
میری مہک زمیں کے کناروں سے آشنا

مجھ کو شہہِ قلم کی وہ تحریر دی گئی
ایک ایک لفظ جس کا ہوا تابع معنی

فیضان مجھ سے پوچھو کلام امام کا
میں خوشہ چیں ہوں کشتِ امامِ کلام کا

عبدالمنان ناہید

○

بپھری ہوئی لہریں تو کنارہ نہیں ہوتا
ساحل کو یہ انداز گوارا نہیں ہوتا

چھُپ جاتے ہیں الفاظ کی دیوار کے پیچھے
مفہوم کا جب ان کو سہارا نہیں ہوتا

مثبت ہیں نہ منفی ہیں ریاکار کی باتیں
سچ بات کا اس کو کبھی یارا نہیں ہوتا

تشبیہ وہ دیتا ہے ظلمت کو ضیاء سے
سورج کو کبھی دل میں اتارا نہیں ہوتا

طوفاں میں ڈبوتا ہے باامّیدِ رہائی
ساحل جسے کہتا ہے کنارا نہیں ہوتا

نسیم سیفی

امۃ الباری ناصر

ایک نشست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ آپا نصیرہ صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے ساتھ

طویل عرصہ لجنہ کراچی کی خدمت کرنے والی محترمہ آپا نصیرہ بیگم صاحب کے ساتھ ایک تقریب ملاقات میں جو ایک لحاظ سے کراچی سے امریکہ منتقل ہونے کی وجہ سے الوداعی تقریب تھی۔ آپا جان نے بڑی خاکساری سے کہا تھا۔ آپ لوگ محبت سے بلا رہی ہیں تو میں آجاؤں گی مگر میں کوئی تقریر وغیرہ نہیں کروں گی۔ اس پیشگی شرط کی وجہ سے انہیں تقریر کرنے کو تو نہ کہا گیا مگر حاضرات کے جذبۂ شوق کی آبیاری کے لئے ایک معصوم سا سوال کر دیا۔

آپا جان کوئی ایسا واقعہ سنائیے جب آپ نے محسوس کیا ہو کہ اللہ پاک بالکل ساتھ کھڑا اپنے ہاتھ سے مدد کر رہا ہے۔

آپا جان نے چند ثانیے توقف کیا۔ سوچ کی لہریں اٹھیں اور بے ساختہ جواب دیا۔

مجھے تو ہر وقت ہر لحہ یونہی محسوس ہوتا ہے کہ اللہ پاک میرے ساتھ کھڑا میری مدد کر رہا ہے۔

اس جملے نے محسوسات کی دنیا میں جو آندھیاں چلائیں انہیں کا نتیجہ تھا کہ آپ سے ملاقات کا وقت لے لیا تاکہ کھل کر گفتگو ہو سکے۔ گفتگو اتنی دلنشین تھی کہ اپنے تک محدود رکھنا خود غرضی ہوگی۔ محترمہ امتہ النعیم رانا صاحبہ کے ساتھ جب آپا جان ہمارے گھر تشریف لائیں تو چائے تیار کر کے میں بالکل فارغ ہو کر بیٹھ چکی تھی تاکہ بغیر کسی قسم کی رکاوٹ کے اطمینان سے باتیں کر سکوں۔

س:۔ آپ کی شادی گیارہ اپریل ۱۹۴۰ء کو ہوئی اور آپ نے ۸۔ مئی ۱۹۴۰ء کو لجنہ کا کام شروع کیا۔ شادی کے بعد اس طرح ہنی مون منانے کی صورت کیسے پیدا ہوئی۔

ج:۔ شادی کے تیرہ دن بعد ہمیں کلکتے کے لئے روانہ ہونا تھا۔ خاندان میں پہلی دفعہ کوئی اتنی دور جا رہا تھا کچھ عجیب سا لگ رہا تھا ہمیں بھی اور باقی سب کو بھی۔ اس دن حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی بیٹی شکری پیدا ہوئی تھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ان کے پاس گئے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمیں کہلوا دیا تھا کہ تم لوگ وہیں آجانا۔ کافی لوگ آگئے۔ حضرت صاحب مجھے اور ان کو تھوڑی دیر کے لئے اندر لے گئے الگ کمرے میں آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سمجھانے کے لئے الگ کمرے میں لایا ہوں کہ تم ایک ایسے شہر میں جا رہی ہو جو موڈرن اور برٹش گورنمنٹ کا دوسرا بڑا شہر کہلاتا ہے اور تمہاری کمپنی میکن اور میکنزی بھی برٹش گورنمنٹ کی کمپنی ہے۔ اس لئے وہاں انگریزیت زیادہ ہو گی اور زمانہ بھی آزادی کا ہے۔ ملنے والوں میں انگریز زیادہ ہوں گے۔ پارٹیاں دعوتیں وغیرہ بکس ہوں گی۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں تمہاری کبھی پردے کی شکایت نہ سنوں۔ تم جہاں بھی جاؤ سب سے ملو مگر پردے کی شکایت نہ سنوں۔

س: اتنی سخت تنبیہہ کے بعد تو آپ بہت محتاط رہی ہوں گی۔ کبھی شکایت تو نہیں ہوئی پھر آپ کی۔

ج: نہیں میں نے ساری عمر پردے کا خاص خیال رکھا مگر شکایت کرنے والوں نے بھی ایک موقعہ تلاش کر لیا۔ حضرت امام جماعت الثانی کو کسی نے لکھ دیا کہ یہ فلیٹ میں رہتی ہیں۔ کبھی کھڑکی کا پردہ ہٹا ہوتا ہے کبھی نیچے دیکھتی ہیں۔ اس پر ہمیں حضرت امام جماعت الثانی کا خط ملا۔ خط سے یہ علم ہوتا تھا کہ انہوں پہلے انکوائری کی ہے پھر ہمیں لکھا ہے۔ خالہ جان سے جو حضرت امّ ناصر کی بہن تھیں اور ہم کلکتہ میں آکر انہیں کے گھر ٹھہرے تھے۔ ان کے میاں خلیفہ اسد اللہ لائبریرین تھے۔ وہ غیر از جماعت تھیں۔ مگر مجھ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ انہوں نے پردہ کی پابندی کے بارے میں بتا دیا تھا۔ پھر ہم نے بھی معذرت بھرا خط لکھا کہ کھڑکی کا پردہ ضرور ہٹ جاتا ہو گا۔ اوپر کا فلیٹ ہے مگر میں پردہ کا خیال رکھتی ہوں۔ آپ جس طرح حکم دیں ہم کرنے کو تیار ہیں۔

س: اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکایت ہو جاتی تھی اور حضرت صاحب ایکشن بھی لیتے تھے؟ جب ہی تو تربیت کا معیار اتنا بلند تھا۔ اب آپ یہ بتائیے کہ لجنہ کا کام کیسے شروع کیا؟

ج: اٹھائیس کی صبح کلکتہ پہنچے تھے تین دن گاڑی میں لگے۔ جانے کے سات دن بعد مولوی سلیم صاحب نے مجھے صدر بنا دیا۔ میری عمر انیس سال کی تھی۔ زیادہ کام نہیں جانتی تھی۔ جب میں صدر بن گئی تو مجھے خوشی اس بات سے ہوئی کہ جب روانگی کے وقت حضرت امام جماعت الثانی نے پردے کی ہدایت فرمائی تھی تو یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ لجنہ کا کام باقاعدہ کرنا ہے۔ دین کا کام کرنا ہے۔ اس طرح حضرت صاحب کی اطاعت کی صورت نکل آئی۔ جب میں نے پہلا مضمون لکھا تھا تو تم یقین کرنا ڈرائینگ روم میں میں بیٹھی ہوئی تھی اور چاروں طرف میرے حضرت بانی سلسلہ کی۔ حضرت صاحب کی کتابیں رسالے وغیرہ پھیلے ہوئے تھے۔ سچی بات یہ ہے کہ میں مضمون تو لکھ نہیں سکتی تھی کوئی پیراگراف کہیں سے لیا کوئی کہیں سے اس طرح تین چار صفحوں کا مضمون بن گیا۔ مضمون لکھ کر اپنے میاں کو دکھایا۔ یہ مضمون بہت اچھے لکھتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی فرمایا کرتے تھے کہ ظفر کا مضمون بہت اچھا ہوتا ہے۔ میرا مضمون پڑھ کر انہوں نے درست کر دیا۔ یوں میں نے پہلا مضمون خود لکھ کر بیت الصلوٰۃ میں جا کر پڑھا۔ کلکتے میں جماعت زیادہ نہ تھی۔ چنیوٹی بہت زیادہ تھے۔ چنیوٹیوں میں بھی غیر از جماعت چنیوٹی زیادہ تھے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ سر پر سے دوپٹہ بھی اتر جائے تو اعتراض کرتی تھیں۔ اچھی طرح دوپٹہ اوڑھنا پڑتا تھا۔

س: حاضری کتنی تھی اس اجلاس میں؟

ج: سب چنیوٹی ملا کر دس پندرہ اور بنگالی آٹھ نو تھیں۔ ان کے علاوہ احمدی عورتیں تھیں۔

س: یہ غیر از جماعت خواتین اجلاس میں کیوں آتی تھیں؟

ج: ان کے میاں احمدی تھے۔ جن کے نہیں بھی احمدی تھے وہ دوسری خواتین کے ساتھ آ جاتی تھیں۔

س: اجلاس کہاں ہوتے تھے۔؟

ج: پہلا اجلاس بیت الصلوٰۃ میں ہوا تھا۔ پھر ہمارے گھر میں ہونے لگے۔ اجلاس باقاعدہ ہوتے کئی دفعہ غیر احمدی جان پہچان کی خواتین آجاتیں۔ خالہ جان جو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی خالہ تھیں وہ آجاتیں۔ ان کی بیٹی جمیلہ بھی آتیں۔ دوسری بیٹی زرینہ تو ہماری بیٹی بنی ہوئی تھیں۔ جسے انہوں نے شادی سے پہلے ہی بیٹی بنایا ہوا تھا۔ اس طرح وہ میری بھی بیٹی بن گئی۔ ان کو بھی لے جاتے تھے۔ کبھی قدسیہ آجاتی وہ مخالفت زیادہ نہیں کرتے تھے۔ جمیلہ وحید مراد کے بھائی انور مراد کی بیوی ہیں۔ ایک بیگم افتخار تھیں ایک حمید اللہ صاحب تھے وہ بہت اچھے تھے ان کی بیگم بھی آجاتیں۔ کمرہ بھر جاتا۔

س: معروف فیملیز کون سی تھیں۔

ج: مولوی سلیم صاحب تھے۔ صدیق بانی صاحب تھے۔ شیخ محمد عمر صاحب تھے۔ مولوی محمد صاحب امیر جماعت تھے۔

س: کلکتہ کتنے سال رہیں؟

ج: ۱۹۴۶ء تک رہی اور اس سارے عرصہ میں کام کرتی رہی۔ ۱۹۴۶ء میں واپس قادیان آگئے۔ چچا جان نے لکھا تھا استعفیٰ دینے کے لئے، چچا جان ہم حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو کہتے تھے جو میرے سسر اور میرے دادا بھی تھے۔ بارہ کارخانے تھے قادیان میں۔ انہوں نے لکھا کہ تم قادیان آجاؤ۔ ہم قادیان آکر صرف دس مہینے قادیان میں رہے کہ تقسیم کا واقعہ ہو گیا۔

س: پارٹیشن کے بعد آپ لاہور آگئیں۔

ج: میری خالہ کے بیٹے نے لاہور میں ایک کوٹھی لی اپنے خرچ پر پھر اسے ٹھیک کروایا آدھی میں ہم رہے۔ آدھی میں چچا جان اور عمو صاحب رہے۔

کراچی ۱۹۷۲ء میں آئے کام شروع کیا۔ خالہ مریم نے محترمہ مجیدہ شاہنواز کی جگہ جو بیرون ملک جا رہی تھیں مجھے قائم مقام صدر مقرر فرمایا۔ جو میں نے منظور کر لیا کیونکہ میں جب ڈھاکے میں تھی تو ایک دفعہ کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی جس کے نتیجے میں میں نے استعفیٰ دیا تھا۔ جب استعفیٰ حضرت امام جماعت الثانی کے پاس پہنچا تو آپ نے بہت ڈانٹ کا خط لکھا بہت زیادہ ڈانٹ کا کہ تمہیں شرم نہیں آئی تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ جماعت کے کام سے استعفیٰ دیا۔ اور بھی بہت کچھ لکھا تھا اور ساتھ حکم دیا تھا کہ استعفیٰ واپس لے لو۔ پھر میں نے معافی کا خط لکھا اور سارا ماجرا سنایا۔ معافی ہو گئی اور ساتھ میں تنبیہہ بھی ہو گئی کہ جماعت کے کام میں چوں وچرا نہیں کرنا۔

س: اس وقت کراچی لجنہ کی حالت کیسی تھی؟

ج: اچھا کام تھا۔ چچی جان امتہ السلام صاحبہ نے بھی اچھا کام کیا تھا۔ چوہدری رشید صاحب کی بیوی نے بھی اچھا کام کیا تھا میں نے ساڑھے چار سال تک قائم مقام صدر کا کام کیا۔ اس وقت کام کا پھیلاؤ اتنا نہیں تھا۔ چندہ سینکڑوں میں تھا۔ کام کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی۔ سب سے پہلے میں نے وقت کی پابندی پر تقاریر کیں اور پابندی بھی کروائی۔ دیر سے جلسہ شروع ہونے کی وجہ سے دیر سے ختم ہوتا۔ خواتین کو گھروں میں وقت پر پہنچنا مشکل تھا۔ میں نے وقت پر جلسے شروع اور ختم کرنے کا رواج ڈالا اور خود اس وقت تک کھڑی رہتی جب تک آخری عورت روانہ نہ ہو جاتی۔ لڑکیاں بسوں وغیرہ میں جاتی تھیں۔ بہت ذمہ داری کا احساس رہتا تھا۔

س: خدمت خلق کا کوئی نمایاں کام بتائیے؟

ج: جہیز فنڈ بالکل الگ کر دیا تاکہ جو بھی اس فنڈ میں رقم دے وہ اسی میں خرچ ہو۔ دورے کرنے کے دوران بہت سے ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو یقیناً مستحق تھے۔ بہار سے نقلِ مکانی کر کے آنے والوں کے لئے میرے دل میں بڑا درد تھا۔ میں خود نقلِ مکانی کر کے آئی تھی۔ میں نے خاموشی سے رازداری سے بعض فیملیز کے لئے وظیفے مقرر کئے۔ اس فنڈ کے لئے میں اپنی سہیلیوں سے بھی فنڈ لے لیتی تھی۔ پھر بازار جا کر یونیفارم اور گرم سوئٹر خود خرید کر لاتی۔ کبھی میری غیر از جماعت سہیلی مسز کرنل شیرا میرے ساتھ جاتی تھیں۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

وایو مین (WAYO - MAN)

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ربوہ میں ایک دو گاڑیاں اس طرح گھومتی پھرتی تھیں کہ کسی شخص سے کوئی پتہ پوچھتیں اور اسے گاڑی میں بٹھا کر اس کی جیب پر ہاتھ ڈال دیتیں۔ اور تھوڑی دور جا کر اس شخص کو اتار دیتیں۔ چنانچہ میرے خالو مکرم مولوی محمد شریف صاحب کے ساتھ بھی یہ واقعہ ہوا۔ بعض دیگر افراد کے ساتھ بھی ان گاڑی والوں نے یہی ہاتھ کھیلا۔ میں اور میری چھوٹی ہمشیرہ امتہ الحفیظ شوکت جو اب اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال سے میری خوش دامن کی عیادت کر کے واپس آ رہے تھے کہ گول بازار سے آگے بڑھتے ہوئے جب ریلوے پھاٹک کے پاس پہنچے تو ایک گاڑی نے دروازہ کھولا اور سڑک سے نیچے اتر کر میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کی۔ میری ہمشیرہ نے جلدی سے اپنے آپ کو میرے اور اس ہاتھ کے درمیان کھڑا کر دیا اور مجھے زور سے دھکا دے کر کچھ پرے ہٹا دیا اور گاڑی تیزی کے ساتھ چلی گئی۔ اس واقعہ کو آپ جیسا بھی سمجھیں میرا خیال ہے کہ یہ اغوا کی کوشش تھی۔ میں نے آج تک اس کا کسی سے تذکرہ نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنے کی میں نے کبھی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔

جب میں نائیجیریا میں تھا تو وہاں ایک لفظ بڑا مشہور تھا۔ وہ لفظ تھا۔ (Wayo-Man) وایو- مین۔ لغوی طور پر تو معلوم نہیں اس کے کیا معنے ہیں لیکن یہ کہتے کسی ایسے شخص کو تھے جو بیرونی ممالک کے افراد کو اغوا کر کے بعض چیفوں کے پاس اس لئے لے جاتے تھے کہ ان کے جسم کے کسی حصے کو لے کر کوئی دوائی بنائی جائے۔ اس سلسلے میں بعض چیفوں کو ایسا کرنے پر پھانسی بھی دی گئی۔ میں لیگون کے ساتھ جانے والی سڑک مرینہ پر جا رہا تھا کہ کسی شخص نے آواز دی۔ میں ذرا رکا۔ تو کہنے لگا تم مجھے پہچانتے نہیں ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو کہنے لگا میں تو تم سے پہلے مل چکا ہوں۔ اسی سڑک پر میری تم سے ملاقات ہوئی تھی ذہن پر زور دینے کے باوجود میں کوئی ایسا موقعہ یاد نہ کر سکا جب اس شخص کے ساتھ میری ملاقات ہوئی ہو۔ بہرحال مختصر سی گفتگو کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں نے سوچنا شروع کر دیا کہ آخر یہ تھا کون۔ اور اس طرح مجھ سے ملا کیوں۔ لیکن تھوڑی دیر تک یہ بات سوچنے کے بعد میں اس ملاقات کو بھول گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وکٹوریا روڈ پر کہیں جا رہا تھا کہ دو شخص مجھ سے ملے۔ انہوں نے بھی علیک سلیک کی اور کہنے لگے تم ہمیں پہچانتے نہیں ہو۔ ہم تو اس سے پہلے تم سے مل چکے ہیں۔ تم ہندوستانی ہو۔ ان دنوں وہ ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں میں کوئی امتیاز نہیں کرتے تھے۔ اور سب کو ہندوستانی ہی کہتے تھے۔ یہاں کچھ فاصلے پر اور یہ فاصلہ تقریباً ڈھائی تین سو میل کا تھا ایک چیف بیمار ہے وہ ہمیشہ ہندوستانی لوگوں کے علاج سے صحت مند ہوتا ہے اور جن سے علاج کرواتا ہے ان کی خاطر تواضع بھی خوب کرتا ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلو اور اس چیف کا علاج کرو۔ کچھ دیر تک مجھ سے وہ دونوں اشخاص اسی طرح کی باتیں کرتے رہے۔ میں ان سے کنی کترانے کی کوشش کرتا رہا۔ اور وہ مجھے اس بات پر آمادہ کرنے میں مصروف رہے کہ میں ان کے ساتھ ان کے بتائے ہوئے چیف کا علاج کرنے کے لئے چلوں۔ یہ کہنے کے باوجود کہ میں کوئی حکیم اور ڈاکٹر تو نہیں ہوں وہ کہنے لگے اس بات کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ وہ تو ہندوستانی جو کچھ اسے بتاتے ہیں اس سے وہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد یہ دونوں اشخاص مجھے وہیں کھڑا چھوڑ کر چلے گئے اور مجھے یاد آیا کہ اس سے پہلے بھی ایک شخص نے اسی طرح کی باتیں مجھ سے کی تھیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کسی حد تک میرے دل میں خوف بھی پیدا ہوا۔ کہ بار بار اس طرح بعض لوگوں کا ملنا اور اس قسم کی باتیں کرنا خالی از خطرہ نہیں۔

ایک دن عصر کے وقت میں بیت احمدیہ سے گھر واپس آ رہا تھا چونکہ برادر مکرم مبارک احمد ساقی صاحب لیگوس سے باہر دورے پر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے میں بیت احمدیہ سے اکیلا ہی واپس آ رہا تھا۔ بیت احمدیہ اور اس وقت کے مشن ہاؤس کا زیادہ فاصلہ بھی نہیں تھا دو افراد پھر مجھ سے ملے اور پوچھنے لگے کہ تمہارا ساتھی کہاں ہے اور باتیں کرتے کرتے وہ مشن ہاؤس تک آ گئے میں مشن ہاؤس کی دوسری منزل پر رہتا تھا وہاں آ کر انہوں نے وہی کہانی دہرائی جو ان دو افراد نے پیش کی تھی جو مجھے وکٹوریہ روڈ پر ملے تھے یعنی ایک چیف بیمار ہے اور وہ ایک ہندوستانی ہی کے علاج سے صحت مند ہو سکتا ہے اور اس کی بڑی خواہش ہے کہ وہ کسی ہندوستانی سے ملے۔ کہنے لگے ۴۰۰ پونڈ تم کو ملیں گے۔ اس میں سے دو سو پونڈ ہمارے اور ۲۰۰ پونڈ تمہارے میں نے انہیں اپنے دفتر میں بٹھا لیا اور ٹیلیفون اٹھا کر اپنے سیکرٹری مسٹر حمزہ سنیالو سے بات کرنی شروع کر دی۔ اگرچہ میں نے نمبر بھی غلط گھمایا تھا اور یہ بات حمزہ سنیالو سے ہو بھی نہیں رہی تھی لیکن انہیں بتانے کے لئے میں یہ باتیں کرتا تھا۔ باتیں یہ تھیں کہ ایک چیف کے پاس جانا ہے تم اچھی گاڑی کا انتظام کرو اور خود بھی اچھا لباس پہن کر کل یہاں آ جاؤ تاکہ ہم ان لوگوں کے ساتھ اس چیف کے پاس جا سکیں۔ ان لوگوں کا اصرار تھا کہ سیکرٹری کو ساتھ لینے کی ضرورت نہیں ہے اور میں ان سے کہہ رہا تھا کہ میں اپنے عہدے کے لحاظ سے سیکرٹری کے بغیر کہیں جانا مناسب نہیں سمجھتا۔ ہر جگہ سیکرٹری میرے ساتھ ہوتا ہے اور یہاں بھی میں اپنے سیکرٹری کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو ان میں سے ایک شخص نچلی منزل پر چلا گیا یعنی پہلی منزل پر اور وہاں جا کے ایسے لگا کہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا ہے ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ ہماری جماعت کے ایک دوست مسٹر وائی۔ اے صافی مشن ہاؤس میں داخل ہوئے۔ جب وہ سیڑھیاں چڑھ کر دوسری منزل پر آنے لگے تو اس شخص نے جو گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔ سیٹی بجائی اور آواز دی اور دوسرا شخص جو ابھی میرے دفتر میں بیٹھا مجھ سے سودا بازی کر رہا تھا وہ آنکھ جھپکتے وہاں سے دوڑا اور دونوں مشن ہاؤس سے نکل کر غائب ہو گئے یہ وہ لوگ تھے جنہیں ان دنوں نائیجیریا میں وایو۔ مین کہا جاتا تھا۔ اور جو غیر ملکیوں کو اغوا کر کے غائب کر دینے میں مشہور تھے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے ایک دو چیفوں کو اس سلسلے میں موت کی سزا بھی ہوئی۔ لیکن یہ کام کافی عرصہ تک جاری رہا۔ میرے اس واقعہ کے بعد ایک ہندو نوجوان جو کپڑے کی تجارت کرتا تھا اور حضرت محترم حکیم فضل الرحمان صاحب کے دوستوں میں شمار ہوتا تھا وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اس طرح کچھ لوگ میرے پاس آئے ہیں اور وہ مجھے ایک چیف کے پاس لے جانا چاہتے ہیں کہ اس کی بیٹی کی شادی ہے اور وہ بہت اچھا اچھا کپڑا خریدنا چاہتا ہے۔ چونکہ تم عام طور پر ریشمی کپڑا بیچتے ہو اس لئے تم اگر وہاں چلو تو تمہیں خاصی آمدنی ہو سکتی ہے شائد وہ چیف تمہارا سارا کپڑا جو اس وقت تمہارے پاس موجود ہے خرید لے اور خریدے بھی ایسے داموں پر جنہیں منہ مانگی قیمت کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہت امیر آدمی ہے اور اس کی بیٹی کی شادی ہے جس کے لئے وہ خاصا زیادہ خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔ میں نے اس ہندو نوجوان کو اپنی کہانی سنائی اور اسے ان لوگوں کے ساتھ جانے سے منع کیا۔ نا معلوم کون کون ان کے ہتھے چڑھ گیا ہو گا۔ کچھ دیر کے بعد میرے ایک صحافی دوست جو ایک اخبار کے مالک بھی تھے اور اس کے ایڈیٹر بھی انہوں نے ایک مفصل مضمون وایو۔ مین کے عنوان ہی سے لکھا اور اس میں تمام تفصیلات کے ذریعہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ یہ لوگ کس کس طرح لوگوں کو پھسلاتے ہیں اور پھر کسی دور مقام پر لے جا کر اسے کسی چیف کے حوالے کر دیتے ہیں۔ عام طور پر جس علاقے میں لے جانے کے لئے یہ لوگ کہتے تھے اس کا نام بینن BENIN تھا۔ یہ یوں کہہ لیجئے کہ میری بھی اغوا ہی کی صورت تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھ کو بچا لیا گویا کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے دو دفعہ اغوا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کے احسان اور اس کے فضل کے نتیجہ میں یہ دونوں کوششیں ناکام ہوئیں۔ ربوہ والی کوشش جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس میں میری نہایت دلیر بہن امتہ الحفیظ شوکت نے جو کردار ادا کیا اس کے لئے میں ہمیشہ اس کا ممنون رہوں گا۔ اگر وہ میرے ساتھ نہ ہوتی یا اسے اس بات کا خیال نہ آتا کہ کیا ہونے والا ہے تو خدا جانے نتیجہ کیا نکلتا۔ لیکن بہرحال میں اللہ تعالیٰ کا پوری طرح شکریہ ادا نہیں کر سکتا کہ اس نے دونوں مواقع پر مجھے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔

ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی

خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نبی نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے۔ اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن جو ماں کی طرح طبع جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔

دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ی س ش

طارق (بوسنین سپیشل)

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا ترجمان رسالہ طارق کا ۱۹۹۴ء کے موسم گرما کا ایڈیشن زیرِ نظر ہے۔ یہ مجلہ انگریزی اور اردو زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے صدر مکرم سید احمد یحیٰ صاحب (ابن محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ) اس مجلے کے سرپرست ہیں اردو حصہ کے اسسٹنٹ مکرم ملک محمود احمد صاحب ہیں اور انگریزی حصہ کے ایڈیٹر مسٹر ولید احمد اور سب ایڈیٹر تنویر کھوکھر ہیں۔

زیرِ نظر شمارہ بوسنیا نمبر ہے۔ اس بارے میں اردو حصے کے اداریے میں تحریر ہے۔

یہ شمارہ خاص نمبر ہے اور اس کے لئے صدر مجلس محترم سید احمد یحیٰ صاحب کا ارشاد ہے کہ اسے بوسنیا کے حوالے سے شائع کیا جائے۔

امرِ واقعہ ہے کہ آج ہمارے بوسنین بھائی جس طرح شدید مظالم کا نشانہ بننے اور لاکھوں جانوں اور عزتوں کی قربانی دینے کے بعد وطن سے بے وطن کئے گئے ہیں یہ تاریخِ انسانی کا ایک کربناک المیہ ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ .... آج (سوائے جماعت احمدیہ کے اور) کوئی ایسی تنظیم نہیں جو منظم طور پر اپنے ان بھائیوں کی دلجوئی اور ہر قسم کی مدد اور رہنمائی کا سامان مہیا کرنے میں کوشاں نظر آئے۔

اداریہ میں مزید لکھا ہے کہ

حضرت (امام جماعت احمدیہ الرابع) کے اس ارشاد پر کہ جماعت کا ہر فرد اپنے بوسنین بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرے' خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ برطانیہ کو نہ صرف برطانیہ آنے والے بوسنین مہاجر بھائیوں کی خدمت کی توفیق ملی ہے بلکہ دیگر ممالک اور بالخصوص بوسنیا میں محصور اور دردناک مصائب کا شکار ہونے والے ہزاروں افراد کی مادی اور روحانی خوراک کی طلب کو بھی کسی حد تک پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اب تک اس سلسلے میں جو کام ہوا ہے اس کی تفصیلات اختصار کے ساتھ رسالہ طارق کے انگریزی حصہ میں دی گئی ہیں۔

چنانچہ انگریزی حصہ میں اس بارے میں جو مضامین دیئے گئے ہیں ان میں ایک چیریٹی ڈنر کا ذکر ہے جو بوسنیا جانے والے متعدد امدادی قافلوں کی روانگی میں مدد دینے والے احباب کے شکریہ کے طور پر منعقد کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں بعض اداروں کو امدادی رقوم کے چیک بھی دیئے گئے۔ یہ رقم ایک میراتھان دوڑ کے دوران اکٹھی کی گئی تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر بچوں کے بچاؤ کے فنڈ Save The Children Fund اور دو ہسپتالوں' گریٹ اور منز سٹریٹ ہسپتال' سینٹ جارجز ہسپتال اور معذور افراد کے ادارے وڈلارکز ہوم برائے معذوراں کے نمائندگان کو عطیات کے چیک دیئے گئے۔ یہ رقم مجموعی طور پر اٹھارہ ہزار پاؤنڈ سے کچھ زائد تھی۔ ان اداروں کی طرف سے موصول ہونے والے شکریہ کے خطوط بھی شاملِ اشاعت کئے گئے ہیں۔

بوسنین سپیشل کے سلسلے میں جو اہم مضامین شاملِ اشاعت کئے گئے ہیں ان میں بوسنیا کا تنازعہ از طارق ایم احمد' اور بوسنیا از محمد رفیع الدین مہتمم خدمتِ خلق شامل ہیں۔ اس شمارے کا اہم اور دلچسپ حصہ وہ رپورٹیں ہیں جو بوسنیا کے لئے امدادی سامان لے جانے والے قافلوں کی روداد پر مشتمل ہیں۔ بوسنیا جانے والے راستے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ غیر محفوظ چلے آ رہے ہیں۔ مگر پھر بھی دل میں درد رکھنے والے' خطروں کے باوجود امدادی سامان کی فراہمی میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ رپورٹیں شعبہ خدمتِ خلق نے تیار کی ہیں۔

وقفِ عارضی ہنگری' یہ مضمون مکرم مولانا طاہر سلیمی صاحب نے لکھا ہے جو انگریز مربی سلسلہ ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے دینی تعلیم حاصل کر کے گئے ہیں۔

وقفِ عارضی اور امدادی قافلہ برائے ہنگری۔ یہ رپورٹ طارق محمود احمد نے لکھی ہے اس میں جن دوروں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔ ٹرپ نمبر ۱۔ ہنگری اور کروشیا ۴ تا ۱۳ فروری ۱۹۹۴ء ٹرپ نمبر ۲ ہنگری ۱۵ تا ۲۳ مارچ ۱۹۹۴ء۔

اس کے بعد مئی میں بوسنیا جانے والے کانوائے کی رپورٹ درج ہے۔ اس مجلے میں ان اخباروں کے تراشے بھی دیئے گئے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کی بوسنین کے لئے امدادی کارروائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر' سعودی عرب کے اخبار' دی میسیج۔ سعودی گزٹ ۲۷ جون ۱۹۹۴ء میں شائع کیا گیا کہ

ایک قابلِ اعتماد ذریعے نے سعودی گزٹ کو بتایا ہے کہ بوسنیا ہرزی گووینا میں قادیانی تحریک کی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔

سعودی گزٹ کے اس ذریعے نے جو حال ہی میں برطانیہ سے جہاں سے امدادی کام ہو رہے ہیں' آیا ہے۔ بتایا ہے کہ

"قادیانی بوسنیا میں بہت بڑا کام کر رہے ہیں وہ مسلمانوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ قادیانی امدادی سامان کی بہت بڑی کھیپ اور امدادی ورکرز ہمراہ لے کر متاثرہ علاقوں میں جا رہے ہیں۔"

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے مجلہ طارق میں بوسنیا میں جانے والے احمدی رضاکاروں کی تصاویر اور دیگر تفاصیل بھی دی گئی ہیں۔

امداد کا جمع کرنا۔ Collection of Aid کے عنوان سے مکرم خالد حیات صاحب نے لکھا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح مئی میں جانے والے ایک قافلے کے لئے بڑے مختصر سے نوٹس پر غیر معمولی طور پر بڑی مقدار میں امدادی سامان جمع ہو گیا۔

سعید خان نے "سراجیوو میں" نامی مضمون میں ان تجربات اور مشاہدات کا ذکر کیا ہے جو ان کو سراجیوو پہنچ کر ہوئے۔

مڈل سیکس ریجن نے بوسنیا کے لوگوں کے لئے امدادی سامان جمع کرنے کے لئے جو کارروائی کی اس کا ذکر مناسب تصاویر کے ساتھ کیا گیا ہے۔

مختلف جگہ تصاویر کے ذریعے بوسنیا کے لئے امدادی قافلوں کی تفاصیل دی گئی ہیں۔

بوسنین سپیشل کے علاوہ مجلے میں جو اور قابل

باقی صفحہ ۷ پر

تتلیاں والی نہر

تتلیاں والی نہر جو قادیان سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر ہے ہمارے لٹریچر میں اس کا یوں ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ کچھ مہمان قادیان تشریف لائے جب وہ دار الضیافت میں پہنچے تو وہاں کے خدام سے کہا کہ وہ یکوں پر سے سامان اتاریں۔ اور چار پائیاں بچھا دیں۔ خدام نے کہا کہ سامان تو آپ خود ہی اتار لیں چارپائیاں ہم بچھا دیتے ہیں۔ یہ بات سن کر مہمانوں کے دل میں کسی قدر خفگی پیدا ہوئی اور وہ انہی یکوں پر سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو آپ جلدی جلدی ان کے پیچھے چل پڑے۔ حتیٰ کہ جوتی بھی چلتے ہوئے ہی پہنی اور تیز تیز چل کر تتلیاں والی نہر کے قریب ان سے جا ملے۔ آپ نے یکے رو کے اور مہمانوں سے کہا کہ آپ واپس تشریف لے چلیں۔ آپ کے لئے ہر قسم کی آسائش کا انتظام کیا جائے گا۔ چنانچہ یہ مہمان واپس قادیان آ گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے انہیں فرمایا کہ آپ یکوں پر ہی بیٹھیں میں پیدل آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ تتلیاں والی نہر کے ذکر کا ایک اور موقعہ بھی ہے جس کا میں عینی شاہد ہونے کی وجہ سے اسے بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس نہر پر قادیان کے اکثر دوست مہینے میں ایک دفعہ پک نک منانے جایا کرتے تھے۔ میں بھی اپنے بچپن میں کئی دفعہ اس تتلیانوالی نہر پر پک نک منانے کے لئے گیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی بھی پک نک والوں کے ساتھ موجود تھے۔ آپ کے بعض قریبی دوستوں میں جن میں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ بھی شامل تھے۔ آپ کو نہر کے کنارے کنارے چلتے دیکھ کر بازووں میں اٹھا لیا اور نہر میں دھکا دے دیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بہت اچھے تیراک تھے اس لئے نہر میں پھینکے جانے کا تو آپ کو کوئی ناخوشگوار احساس نہیں تھا لیکن آپ نے نہر سے باہر آ کر سب دوستوں میں یہ اعلان کروایا کہ نہر میں اس طرح پھینکنے کا تو کوئی حرج نہیں لیکن چاہئے کہ پہلے اس شخص کو اطلاع دے دی جائے جسے نہر میں پھینکنا ہو کہ آج کسی وقت جب بھی داؤ چلا آپ کو نہر میں پھینکا جائے گا۔ حضرت صاحب نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ آپ کی جیب میں کچھ نوٹ تھے جو اچانک پانی میں پھینکے جانے کی وجہ سے گیلے ہو گئے۔ اس بات سے بچنے کے لئے کہ جیب میں پڑی ہوئی چیزیں گیلی ہو کر خراب ہو جائیں آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ بے شک آپ جسے چاہیں نہر میں اٹھا کر پھینک دیں لیکن یہ ضروری ہے کہ اس شخص کو پہلے سے بتا دیا گیا ہو کہ آج کسی وقت ایسا ہو گا۔ یہ تتلیانوالی نہر کا ذکر ہے اور چونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سلسلے میں اس کا پہلے ذکر آ چکا ہے اس لئے حضرت امام جماعت الثانی کے تعلق میں بھی اس نہر کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک تاریخی بات ہے جس سے حضرت صاحب کے ایسے معاملات میں دھیمے مزاج کا پتہ چلتا ہے۔ دوستوں کی دوست نوازی بھی سامنے آتی ہے اور اپنی چیزوں کی حفاظت کا خیال رکھنا بھی ایک مثالی بات ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ اور ان کے ساتھیوں سے کسی خفگی کا اظہار کرنے کی بجائے انہیں اور باقی سب دوستوں کو اجازت دی کہ وہ کسی دوست کو بھی اس طرح نہر میں پھینک سکتے ہیں البتہ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو پھینکا جائے اس کو تیرنا ضرور آنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ادھر آپ کسی کو نہر میں پھینکیں اور ادھر وہ ڈبکیاں لینے لگے۔ اور اِردگرد کے لوگوں کو مشکل پڑ جائے۔ نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاعون کیا ہے؟

طاعون ایک متعدی بیماری ہے جو کہ طاعون زدہ بیمار چوہوں کے پسوؤں کے کاٹنے پر پھیلتی ہے۔ طاعون دو قسموں کی ہوتی ہے۔

گلٹی والی

نمونیائی

گلٹی والی طاعون پسو کے کاٹنے کے بعد دو سے سات دن کے اندر نمودار ہوتی ہے جس میں جسم کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ بخار شدید ہوتا ہے اور مریض دیکھنے میں شدید تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ گلٹیوں میں دو ہفتے میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ جسم سے بہنا شروع ہو جاتی ہے۔ جب طاعون کے جراثیم جسم میں گردش کرتے ہیں تو وہ پھیپھڑوں میں نمونیہ پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں اس لئے اس کا نام نمونیائی پلیگ ہے۔ یہ پلیگ کی سب سے بڑی خطرناک اور مہلک قسم ہے جس میں بخار تیز ہوتا ہے۔ مریض کو کھانسی، بلغم اور اس کے ساتھ خون آتا ہے اور طاعون کے جراثیم اس کے سانس کے ذریعے باہر آکر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ آدمی کے جسم میں جراثیم داخل ہونے کے بعد دو سے سات دن میں اس مرض کی نشانیاں ظاہر ہونی شروع ہوتی ہیں

طاعون سے بچاؤ کے طریقے

چوہے تلف کئے جائیں

کھانے پینے کی چیزیں اور اناج چوہوں سے بچا کر رکھنا چاہیئے

طاعون زدہ علاقہ میں نہ خود جائیں اور نہ کسی کو وہاں سے آنے دیں

وبا کے دنوں میں پرہجوم جگہوں پر جانے سے پرہیز کریں

گھروں میں جراثیم کش ادویات کا سپرے کریں۔

اگر کسی گھر میں بیمار یا مرے ہوئے چوہے نظر آئیں تو اس کی اطلاع میونسپل کارپوریشن کو پہنچائیں

اگر کسی آدمی کو کھانسی، زکام یا چھاتی میں درد کے ساتھ ساتھ بخار ہو تو وہ فوراً کوالیفائڈ ڈاکٹر سے مشورہ کریں

ہسپتالوں میں ضروری ادویات برائے علاج طاعون موجود ہیں۔ اور عوام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس سے استفادہ حاصل کریں

**طاعون قابلِ علاج مرض ہے
اس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں**

ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ پنجاب

بقیہ صفحہ ۳

کتابیں بھی جمع کرتی تھی اور مستحق بچوں کو تقسیم کرتے۔ تعلقات وسیع ہونے کی وجہ سے بہت کچھ جمع ہو جاتا۔ چندہ کی طرف توجہ دی چندہ لاکھوں تک پہنچ گیا۔ اللہ کے فضل سے خدمت خلق کا بھی، ممبری کا بھی۔ انڈسٹریل ہوم دوبارہ شروع کیا۔ تھوڑی آمد ہو جاتی اور لڑکیاں سیکھ کر کام کے قابل ہو جاتیں۔ گیلری میں پارٹیشن لگا کر الگ کمرے بنوائے۔ خدمتِ خلق کے لئے الگ کمرہ میں انتظام کیا۔ کچن کا نظام مرتب کیا۔ بیرونی ممالک سے آنے والے بعض مہمان یہاں ٹھہر کر جاتے تھے۔ یا کہیں اور ٹھہرتے تھے اور ہم دعوت کرتے تھے پارٹیز ہوتی تھیں۔ ایک کچن بنایا جس میں کوکنگ رینج اور مناسب برتن وغیرہ رکھوا کر مستقل انتظام کر دیا کچن کی الگ انچارج مقرر کیں۔ مجلسِ عاملہ۔ مجلسِ عاملہ کے اجلاس کے لئے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا۔ گھر سے لے

جاتی۔ میرے میاں بہت اعانت کرتے، بچے بھی دے دیتے۔ اس طرح کچھ مشکل نہ ہوئی۔ بڑی دعوتیں لجنہ کی طرف سے ہوتیں اور سختی سے حساب کتاب رکھواتی۔

س: شکایتوں کی بھی کچھ روداد سنائیں۔

ج: بہت شکایتیں ہوئی ہیں۔ بہت دفعہ مجھے وضاحتیں کرنی پڑیں۔ ایک دفعہ یہ ہوا کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ لوگ یونیورسٹی تک جاتے ہیں رشتے کے لئے لڑکیاں دیکھنے۔ جا کر دوسروں سے پوچھتے کہ فلاں لڑکی کیسی ہے۔ میں نے اس عمل کے خلاف مضمون پڑھا تو اس پر لوگوں نے اعتراض کیا تھا کہ میں نے کیوں منع کیا۔ میں نے کہا تھا عہدیدار پتہ کر لیں۔ لڑکے نہ جائیں۔ اب کیا بتاؤں بہت رپورٹیں ہوئیں۔

س: دفتر کی سجاوٹ کے لئے کیا کیا؟

ج: جیسے اپنے گھر کو سجاتے ہیں۔ میں نے اپنے گھر کی چیزیں لا کر قالین وغیرہ، بہت کم بازار سے چیزیں لی تھیں۔ دفتر کو اچھا بنایا نئے جائے نماز وغیرہ۔ چائے وغیرہ کا انتظام بھی تھا۔ اس طرح خوشگوار ماحول میں کام کرتے تھے

س: آپ کے پاس کیا کیا عہدے تھے۔ کیا کیا کام کرنا پڑتا تھا؟

ج: عہدے نہیں تھے۔ کام کرنا پڑتا نہیں تھا شوق سے کرتی تھی۔ رشتے ناطے بھی کروائے بہت صلحیں بھی کروائیں۔ خط و کتابت بہت کی۔ اللہ کا احسان تھا۔

س: حضرت امام جماعت الثانی نے یہ کس موقع پر فرمایا تھا کہ لجنہ کے کام کو اللہ نے بھی سراہا ہے؟

ج: ڈھاکہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب آئے تھے۔ طلعت کی وفات ہو چکی تھی شوکی ملتان میں بیمار تھی۔ ان دنوں مسئلہ یہ تھا کہ لجنہ کے لئے کمرہ نہیں تھا۔ حضرت صاحب نے کمرہ لے کر دیا تھا۔ ہم نے مٹھائی تقسیم کی۔ کمروں کو سجایا۔ جلسے میں بہت عورتیں آئیں۔ برہمن بڑیہ، چٹاگانگ، باری سال دیناج پور سے۔ ہم نے جلدی جلدی سفید لباس بنوائے۔ سبز دوپٹے اور بیج تیار کروائے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے۔ تقریر کی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ عورتوں کی کثرت اور انتظام کا ذکر کیا۔ مولوی محمد صاحب امیر جماعت تھے۔ حضرت صاحب واپس تشریف لے گئے تو میرے میاں حضرت صاحب سے ملے تو حضرت صاحب نے فرمایا کیا وہاں عورتیں کثرت سے آئی تھیں انہوں نے کہا کہ عورتیں کثرت سے آئی تھیں اور جگہ جگہ سے آئی تھیں۔ اتنی آئی تھیں کہ سمجھ نہیں آتی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا مجھے پہلے ہی پتہ لگ چکا تھا کہ عورتیں کثرت سے آئیں گی، نصیرہ کو مبارک باد دیں اور اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو سراہا ہے۔ یہ الفاظ تھے۔

س: کراچی کی صدارت میں بھی کوئی ایسی خوشنودی حاصل ہوئی۔ لجنہ کمیٹی کی تشکیل کے بارے میں بتایئے۔

ج: ہم دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے جب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا فون آیا کہ حضرت صاحب نے بلایا ہے۔ ہم گئے میں تو بہت دیر بیٹھی رہتی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا جلسہ مستورات کا کیا پروگرام ہے۔ میں نے بتایا قرآن پاک کی تلاوت اور نظم ہوگی۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ پروگرام کینسل کر دو تلاوت میں خود کروں گا نظم کی ضرورت نہیں میں خود خطاب کروں گا۔ جلسہ ہوا تو حضرت صاحب نے بڑی اچھی بہت لمبی تقریر کی۔ اس تقریر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ پانچ ممبروں کی کمیٹی بنائی جائے گی جو امام وقت کے ماتحت ہوگی۔ لجنہ مرکزیہ کے ماتحت نہیں ہوگی۔ رپورٹیں امام وقت کے پاس آئیں گی۔ کمیٹی کے لئے ووٹنگ ہو چکی تھی گو کورم پورا نہیں تھا۔ پھر بھی اسے تسلیم کرتا ہوں پانچ ممبروں کی کمیٹی اور سلیمہ میر اس کی صدر رہوں گی۔ ایک ممبر کے طور پر میرا نام تھا یہ بڑا فضل تھا۔ باقی تین ممبرات کا نام بعد میں بتاؤں گا۔ میں بے حد خوف زدہ تھی ایسا لگتا تھا آج ختم ہو جاؤں گی۔ شام کے کھانے پر بیٹھے تو حضرت صاحب نے ایک بگو گوشہ اپنے ہاتھ سے چھیل کر پھانکیں بنا کر انس کو دیں کہ یہ نصیرہ کو کھلاؤ۔ یہ بہت گھبرائی ہوئی ہے۔ گھر آکر بہت روئی اور بہت دعا کی۔ پھر آہستہ آہستہ جب کام رواں ہوا تو کچھ تسلی ہوئی۔ کام میں ترقی ہوئی۔

س: جب آپا سلیمہ صاحبہ امریکہ گئیں تو کام کس طرح چلا؟

ج: حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا چابیاں نصیرہ بیگم کو دے دیں اس طرح ان کی غیر موجودگی میں صدر کمیٹی کے فرائض مجھے ہی ادا کرنے ہوتے تھے۔ حلقے ۳۷ تھے۔ قیادتیں ۷ تھیں ہر جگہ دورے وغیرہ کرنے ہوتے تھے۔ لڑکیوں سے ذاتی تعلق رکھا اور انہیں بات کہنے کی جرأت دلائی۔ اب بھی جب میں آتی ہوں تو سب شوق سے ملتے ہیں جس سے بہت اچھا لگتا ہے۔

س: کام میں شوہر کا تعاون کیسا رہا؟

ج: بہت زیادہ۔ وہ ساتھ نہ دیتے تو کام نہیں ہو سکتا تھا۔ گاڑی پر لانا لے جانا خرچ خود مہیا کرنا۔ کبھی سارا سارا دن اور رات گئے تک کام کیا کچھ نہیں کہا۔ ڈھاکے میں کبھی لانچ میں کبھی موٹر لانچ میں کبھی پیدل۔ کبھی کیچڑ میں کبھی ناؤ میں جانا پڑا اور کام کیا۔ سب مردوں کو یہی چاہیئے کہ آنے جانے کی سہولت مہیا کریں۔

(ماہنامہ مصباح ربوہ ستمبر ۱۹۹۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم محمد احمد صاحب ظفر کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد سلطان ظفر صاحب ابن ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر صاحب احمد نگر ضلع جھنگ کا نکاح عزیزہ امتہ الصبور صاحبہ بنت مکرم سلطان محمود صاحب ملک سابق صدر محلہ دارالیمن وسطی ربوہ حال ٹورنٹو کینیڈا سے مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۱۵- تمبر ۹۴ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیز محمد سلطان ظفر مکرم حکیم رشید احمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے اور چوہدری محمد یوسف صاحب غوث گڑھی کے پوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ نسیم مبشر وزیر آبادلی بیٔی عمر ۱۰ سال ذہنی و جسمانی طور پر معذور ہے۔ اور کئی عوارض میں بھی مبتلا ہے۔ ان دنوں اس کی بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم عبدالستار طاہر صاحب راولپنڈی چکروں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب ولد مکرم چوہدری عصمت اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کینیڈا میں بوجہ ہارٹ اٹیک مورخہ ۲۳- ستمبر ۹۴ء کو بعمر ۵۲ سال وفات پا گئے اور تدفین ایڈمنٹن کینیڈا میں ہوئی۔ ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا عرض ہے۔

○ مکرمہ نعمتی بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری نور محمد صاحب رائے پوری آف تخت ہزارہ مورخہ ۹۴-۹-۲۴ کو تقریباً ۸۷ سال کی عمر میں کچھ عرصہ بیمار رہ کر سرگودھا میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ بعد نماز عصر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم محمود احمد صاحب شاد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب لاہور سے اطلاع دیتی ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم یوسف احمد الہ دین سکندر آباد انڈیا مورخہ ۲۲- ستمبر ۹۴ء کو دل کا دورہ پڑنے سے ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے۔

آپ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے چھوٹے فرزند تھے۔ بہت نیک اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے باصلاحیت اور تجربہ کار کارکنان کی ضرورت ہے۔

ڈرائیور- ایک

کلرک- ایک

مددگار کارکن- ایک

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب سے گذارش ہے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت سے تصدیق اور اپنے کوائف کے ساتھ مورخہ ۱۴- اکتوبر تک دفتر صدر عمومی میں بھجوادیں۔

(صدر عمومی)

اعلان دار القضاء

○ (سرور محمود صاحب بابت ترکہ منشی سردار محمد صاحب)

مکرم سرور محمود صاحب مکان نمبر ۱۸/۴ دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم منشی سرور محمد صاحب ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر ۱۸/۴ برقبہ دس مرلے واقع دارالیمن غربی الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا ان کا پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

۲- محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بیٹی)

۳- محترمہ شاکرہ طلعت صاحبہ (بیٹی)

۴- مکرم سرور محمود صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

مطالبات تحریک جدید

○ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)

۲- مطالبہ وقف اولاد/ وقف زندگی

(۱) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں

(۲) نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

(۳) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں

(۳) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

(۴) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں۔

(۵) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں

(۶) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

(۷) قومی دیانت کا قیام کریں۔

(۸) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

عبادت الٰہی میں حظ اور لذت

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے پر معارف ملفوظات میں فرماتے ہیں۔

"دنیا میں کوئی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔"

"اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو"

(ملفوظات جلد اول)

عبادت کے عظیم مقاصد کے فہم وادراک کے لئے "ذوق عبادت اور آداب دعا" کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ یہ کتاب انصار اللہ کے مرکزی امتحان کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ لہٰذا انصار اللہ اس کتاب کا مطالعہ کرکے امتحان میں بھی شریک ہوں اس علمی کاوش سے آپ ذہنی، قلبی اور روحانی لحاظ سے اپنے آپ کو ایک بلند سطح پر محسوس کریں گے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ ۱

"میری اس شاندار کامیابی پر اسکول والوں نے مجھے گورنر سندھ سے گولڈ میڈل بھی دلوایا ہے۔

انو چچا اور اجی چچا کے کارڈ مل گئے ہیں اور امی جی کا خط بھی آج ہی ملا ہے۔ آپ سب کو ہم سب کی طرف سے بہت بہت سلام اور شکریہ۔

والسلام

آپ کا بیٹا

یاسر اقبال سیفی

بقیہ صفحہ ۵

ذکر مضامین ہیں ان میں ایک نہایت اہم مضمون فرام ڈارک نیس ان ٹو لائٹ From Dark Ness in to Light یعنی "تاریکی سے نور میں آمد" ہے۔ یہ ایک انگریز نو احمدی مکرم سعید احمد جونز کی آپ بیتی کا دوسرا حصہ ہے جس میں انہوں نے اپنی قبولیت احمدیت کے ایمان افروز حالات درج کئے ہیں۔ مکرم سعید احمد جونز صاحب کی ایک بڑی تصویر بھی شائع کی گئی ہے جس میں وہ پاکستان سٹائل کی ٹوپی پہنے ہیں۔

اس کے علاوہ صلاح الدین ایوبی از محمود رفیق خان، یو کے اطفال ریلی، وٹ از این ایکچویری از شفیق بھنو، ایک داعی الی اللہ کے اوصاف از چوہدری بشارت احمد اور ناصر احمد بھی شائع کئے گئے ہیں۔

تبصرہ کتب میں ایک اہم کتاب پر تبصرہ شامل ہے یہ کتاب امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ہماری نیک دعائیں آپ کے لئے) کی تازہ تصنیف ہے۔ اس کا عنوان ہے

islam's rseponse to contemporary issues

اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ایک نہایت اہم کتاب ہے مجلس خدام الاحمدیہ کے اس مجلّے کا اردو حصہ مختصر سا ہے جس میں چند ہلکے پھلکے مضامین ہیں۔

یہ مجلّہ سارے کا سارا آرٹ پیپر پر طبع شدہ ہے بڑے سائز کے ۶۰ صفحات ہیں۔ سرورق پر دو بوسنین بچوں اور ایک خاتون کی تصویر ہے۔ اس کی قیمت ایک پونڈ درج کی گئی ہے۔ ضرورت ہے کہ یہ مجلّہ جلد جلد شائع ہوتا رہے۔ اور ہمیشہ کی طرح اس میں کارآمد مضامین شائع ہوتے رہیں۔

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا
عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابلِ فکر!
(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاؤڈر قیمت ۱۲/۵۰
مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے
(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل قیمت ۲۵/-
گرتے بالوں کے لئے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 771-04524 فیکس: 211288-04524، 212299-04524

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 10 اکتوبر-1994ء
موسم اعتدال کی طرف مائل ہے
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ دانش ور سیاسی قیادت کی فکری راہنمائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ ان ادیبوں کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے آمر حکمرانوں کی طرف سے ہر لالچ کے باوجود قلم کی حرمت اور فکر کی دولت کو یرغمال نہیں بننے دیا۔ ہم اہل قلم ملکی سالمیت و یکجہتی کے خلاف سازشوں کو ناکام بنا دیں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ گیارہ اکتوبر کو نہ آسمان ٹوٹے گا نہ زمین پھٹے گی۔ انہوں نے کہا کہ اظہار رائے کی آڑ میں کسی کو جمہوری اقدار پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم غنڈہ گردی نہیں کرنے دیں گے۔ اور توڑ پھوڑ کرنے والوں کی جائیدادیں ضبط کرلی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کی عزت اچھالنے کی حق میں نہیں لیکن ہڑتال کی آڑ میں خون خرابے اور تشدد کی اجازت نہیں دے سکتے۔

قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ الٹی گنگا زیادہ دیر نہیں بہے گی۔ درحقیقت گرفتاریاں حکومت جانے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا اب معاملے کو پر امن رکھنا ہمارے بس میں نہیں۔ کارکن اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ حکومت کا پہیہ جام اور ملکی ترقی کا پہیہ چلتا رہے گا۔

○ حزب اختلاف کے رہنماؤں نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ پہیہ جام ہر صورت میں ہو گا۔ گرفتاریوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ پہیہ جام نہیں ہو گا تو پھر صدر، وزیر اعظم اور وٹو پریشان کیوں ہیں۔

○ پنجاب کے مختلف شہروں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے ان شہروں میں لاہور بھی شامل ہے۔ صوبے بھر میں گرفتاریاں اور پکڑ دھکڑ جاری رہی۔ لاہور میں پولیس نے ڈنڈے اور سوٹے "برآمد" کرنے کے لئے ۵۰۔ افراد کا جسمانی ریمانڈ حاصل کر لیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سندھ میں ہزار افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف کی تحریک ناکام یا بے نظیر کی حکومت کمزور ہو جائے ہمیں کوئی دکھ نہیں ہو گا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے قائد خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ آئینی اور قانونی راستے بند کئے گئے تو افغانستان جیسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہ بھاگنے والے، نہ بکنے والے اور نہ ہی جھکنے والے ہیں۔

○ حکومت نے گیارہ اکتوبر کو دفتروں سے غیر حاضر رہنے والے ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا ہے۔

○ مسلم لیگ فنکشنل کے سربراہ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ اب بچاؤ صرف پہیہ جام میں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ حکومت خود تشدد چاہتی ہے۔ لیڈر باہر ہوتے تو سب کچھ قانون کے دائرے میں رہ کر ہوتا۔ انہوں نے کہا جیالے جگوں سے بھی نجات حاصل کرنی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے صوبائی حکومتوں سے کہا ہے کہ وہ ٹرانسپورٹروں اور تاجروں پر دباؤ ڈالنے کی کوشش ناکام بنا دیں۔

○ آسٹریلیا اور پاکستان کے درمیان دوسرا ٹسٹ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ڈرا ہو گیا۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان سلیم ملک نے شاندار ڈبل سنچری بنائی وہ ۲۳۷۔ رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ اپوزیشن رہنماؤں کی گرفتاری کے مشوروں میں ہم شریک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں نواز شریف کے پاکستانی وفد کی قیادت کرنے سے عالمی حلقوں پر مثبت اثر پڑے گا۔

○ جماعت اہلحدیث پاکستان کے سربراہ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کی حکمرانی کے خلاف جدوجہد میں حصہ نہ لینے والا مسلمان نہیں۔

○ پہیہ جام ہڑتال ناکام بنانے کے لئے مسلم لیگ (ن) گروپ کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کے خلاف لاہور شہر کے مختلف مقامات پر تین احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین نے ٹریفک بلاک کر دی۔ ٹائروں کو آگ لگا کر نعرے بازی کی پولیس کو گالیاں دیں اور پتھراؤ کیا۔

○ سلامتی کونسل نے عراقی فوجیوں کے اجتماع پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ خلیج تعاون کونسل نے عراقی حملہ کی صورت میں کویت کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ کلنٹن نے ۴۔ ہزار امریکی فوجی اور جنگی جہاز خلیج روانہ کر دیئے ہیں۔

○ ممکنہ عراقی حملہ کے پیش نظر کویت نے اپنی پوری فوج عراقی سرحد پر تعینات کر دی ہے۔ اور دفاعی انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔

○ کویت سے نکالے گئے ۲۰۰۔ بدوؤں نے کویتی سرحد کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اقوام متحدہ کے مشن کے ترجمان نے بتایا ہے کہ سرحد پر ۲۰۔ ہزار شہری دھرنا ماریں گے۔

○ ابو ظہبی کے کئی سکولوں میں فوجی تعلیم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

○ امریکی کانگریس کمیٹی مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی تحقیقات کرے گی۔

○ کینیا میں مقامی لوگوں نے ایشیائی باشندوں کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔ نیروبی میں نظر آنے والے ہر ایشیائی کو قتل کر دیا جائے گیا۔ گمنام پمفلٹوں میں انتباہ کیا گیا ہے۔

○ بھارت کو طاعون سے برآمدات کے شعبے میں ۳۰۔ کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا ہے سیاحت کے کاروبار کو بھی زبردست دھچکا لگا ہے۔ (وزیر صحت کا بیان)

○ امریکی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل اہم مشن پر چند روز تک پاکستان آئیں گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے تشدد سے درجنوں شہری زخمی اور گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ تامل چھاپہ ماروں نے سری لنکا کا جہاز غرق کر دیا ہے اور ۱۴۔ فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔

○ ہیٹی میں ہجوم پر بم گرا دیا گیا۔ جس سے ۳۔ افراد ہلاک اور ۴۰۔ زخمی ہو گئے۔

○ بنگلور میں ہندو مسلم فسادات میں مرنے والوں کی تعداد ۲۲۔ ہو گئی ہے۔ زخمیوں کی تعداد ۳۰۰۰۔ بتائی گئی ہے۔ فسادات میں ملوث سینکڑوں افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ طاعون کے خوف سے بھارتی افواج کا سخت میڈیکل چیک اپ شروع کر دیا گیا ہے۔

○ حزب اختلاف کے کئی رہنما روپوش ہو گئے ہیں وہ ہڑتال کے روز منظر عام پر آئیں گے۔

○ بلوچستان کے لیڈر مسٹر اکبر بگتی نے کہا ہے کہ ۱۱۔ اکتوبر کو فیصلہ کن راؤنڈ ہو گا۔ ہم حکومت بدلنے والوں کا ساتھ دیں گے۔

○ اے این پی کے اجمل خٹک نے کہا ہے کہ اکبر بگتی اور الطاف حسین کسی وقت حیران کن اعلان کر سکتے ہیں۔

ضرورت لیڈی ٹیچر

○ عائشہ دینیات کلاس (برائے طالبات) کے لئے ایک ایم اے عربی لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ مطلوبہ کوالیفکیشن کی حامل خواہش مند خواتین اپنی درخواستیں مکرم ناظر صاحب تعلیم کے نام مع نقول اسناد و تصدیق صدر محلہ مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۹۴ء تک نظارت تعلیم میں بھجوا دیں۔ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۹۴ء کو صبح آٹھ بجے نظارت تعلیم میں انٹرویو ہو گا۔ اپنی اصل اسناد انٹرویو کے وقت ہمراہ لاویں۔

(پرنسپل عائشہ دینیات کلاس)

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید ہومیوپیتھک دوا
DIGESTINE
ڈائی جیسٹین قیمت -/15 روپے
کیپیٹو میڈیسن ڈاکٹر لبیب ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ
فون 04524-771 , 04524-211263
فیکس 04524-212299

الیکٹروہومیوپیتھک ڈاکٹر/لیڈی ڈاکٹر بنیئے
خصوصیات: کورسز بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے کرنیکی سہولت
ریگولر کلاسز: افواج پاکستان کے ملازمین کیلئے خصوصی رعایت
کورس کی پراسپکٹس حاصل کرنے کیلئے مبلغ -/15 منی آرڈر کریں
لٹریچر حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ
میٹرک خواتین وحضرات کیلئے ایک سالہ ڈاکٹرز، حکماء، نرسز کیلئے 6 ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس بعد میں 6 ماہ کا M.D.E.H کورس۔
J.S.O
ادویات دستیاب ہیں
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
نصرت الیکٹروہومیوپیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ)
158/D پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد
فون 42722 43888